امیرالامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ

اور

جنگ پانی پت

از

(مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی)

(۱۳)

احمد شاہ نے غلزئی پٹھانوں کے ساتھ مغلوب دشمنوں کا سا برتاؤ کیا۔

تاج شاہی سر پر رکھنے کے وقت احمد شاہ کی عمر ۲۵ برس کی تھی اس نے اپنا لقب "دُرِ دُران" رکھا چنانچہ اس دن سے اس کی ساری ابدالی قوم "دُرّانی" بن گئی۔

کچھ عرصہ بعد احمد شاہ کابل پر حملہ آور ہوا جس پر بڑی سہولت سے قابض ہو گیا مگر اپنا مستقر الخلافہ قندھار ہی کو رکھا۔ کابل کے بعد غزنین کو فتح کیا اب اس کی نگاہیں ہندوستان کی طرف لگنے لگیں کیونکہ نادر شاہ کے مشرقی مفتوحہ قلمرو کا یہی مستحق اپنے کو جانتا تھا چنانچہ پنجاب کا علاقہ محمد شاہ نے نادر کو دے دیا تھا احمد شاہ کو خیال ہوا اس کا مالک میں ہی ہوں اور وہاں کی بدنظمی کی اصلاح مجھے ہی کرنا چاہئے چنانچہ پنجاب پر قبضہ کرنے کے ارادے سے ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء میں احمد شاہ عازم ہند ہوا اور پنجاب پر حملہ کر دیا یہاں کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوئی اس نے بڑھ کر لاہور پر تصرف کیا پھر آگے بڑھ کر سرہند پہنچا تو دہلی کا وزیر اعظم قمر الدین خاں جس نے سلطنت دہلی کو اپنے ہاتھ کا کھلونہ بنا رکھا تھا آ کے مقابل ہوا وزیر کے ساتھ اس کا بہادر بیٹا "میر منو" بھی تھا، سخت لڑائی ہوئی وزیر دہلی کام آیا مگر میر منو نے جوہر شجاعت دکھا کر افغانی فوج کو شکست دے دی احمد شاہ درانی بے نیل و مرام افغانستان واپس گیا۔

میر منو محمد شاہ کی طرف سے پنجاب کا حاکم مقرر ہوگیا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد ہی محمد شاہ بادشاہ دہلی نے انتقال کیا اس کی وفات کی خبر سنتے ہی احمد شاہ پھر پنجاب پر حملہ آور ہوا ۱۱۶۲ھ / ۱۷۴۹ء میں یہ دوسرا حملہ تھا میر منو کو دہلی سے کوئی مدد نہ ملی مجبوراً اس نے احمد شاہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور صوبجات لاہور ملتان اس کے حوالہ کر دئے یہ فتح حاصل کر کے احمد شاہ دیرہ جات ملتان اور شکارپور ہوتا ہوا اور ان شہروں پر اپنا تسلط جماتا ہوا بولان گھاٹی کی راہ سے کابل واپس چلا گیا وہاں پہنچتے ہی خراسان کے جھگڑوں میں پھنس گیا ہرات اور مشہد مقدس فتح کئے اور نادر کے بیٹے شاہ رخ کو وہاں کا حاکم بنا دیا اور خود آگے بڑھ کر نیشاپور پر قابض ہوا دوسرے ہی سال شہر قائن کے حاکم میر عالم خاں نے ناگہاں حملہ کر کے شاہ رخ کو پکڑ لیا اور اس کی آنکھیں نکلوا ڈالیں احمد شاہ کو خبر ہوئی وہ بلائے بے درماں کی طرح جا پہنچا میر عالم خاں کو شکست دے کر اس کو تلوار کے گھاٹ اتارا اور نابینا شاہ رخ کو دوبارہ تخت پر بٹھایا۔

اس سال احمد شاہ سے اور ایران کی برسر عروج قاچاری قوت سے مقابلہ ہوا جس کا مرکز آذربائیجان تھا۔ یہ لڑائی شہر رشید آباد میں ہوئی جس میں احمد شاہ کو ناکامیابی ہوئی پھر اس نے اس طرف رخ نہ کیا لیکن خراسان پوری طرح زیر حکومت تھا اس پر ہی اکتفا کیا پانچویں سال مشہد ہی میں پہلے پہل اس کے نام کا سکہ چلایا گیا۔

لاہور میں احمد شاہ کے واپس جانے کے کئی سال بعد ۱۱۶۹ھ / ۱۷۵۵ء میں میر منو راہی ملک بقا ہوا اس کے مرتے ہی اس کی حوصلہ مند بیوی مغلانی بیگم مشہور مراد بیگم نے ابدالی سے باغیانہ طور پر اور شاہ دہلی سے اجازت لے کر پنجاب کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور میر منو کے نائب آدینہ بیگ کے ساتھ حکومت کرنے لگی۔

وزیر غازی الدین نے طے کیا پنجاب کو دلی سے ملحق کر لیا جائے چنانچہ مغلانی بیگم کی بیٹی کو اپنے عقد میں لایا اور ساس و بیوی دونوں کو دہلی لے آیا۔ اس طرح پنجاب کو آدینہ بیگ کے سپرد کر کے اپنے زیر فرمان کیا۔ ان واقعات کی خبر احمد شاہ تک پہنچی تو وہ ۱۱۷۰ھ / ۱۷۵۶ء میں تیسری بار ہندوستان کی طرف

عازم ہوا اٹھتے ہی آدینہ بیگ کو جو وہاں کا والی بنا دیا گیا تھا نکال باہر کیا اور پنجاب کو زیر فرمان کر کے دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ بادشاہ اور وزیر ہر دو اس خبر سے فکر مند ہوئے نجیب الدولہ نے فوراً جا کے احمد شاہ سے ملاقات کی غرضیکہ احمد شاہ اس شان و شکوہ سے دہلی میں داخل ہوا کہ شہنشاہ عالمگیر ثانی اور وزیر عماد الملک دونوں اس کے جلوس میں تھے۔

احمد شاہ چالیس دن تک دہلی میں اقامت پذیر رہا اسکے نام کا سکہ تک چلنے لگا جس میں سنہ ۱۱۷۰ھ ڈالا گیا دہلی سے متھرا گیا۔ جاٹوں کا مسئلہ تھا۔ انھوں نے دلی اور آگرہ میں لوٹ مچا رکھی تھی اور باشندوں پر ظلم توڑے تھے احمد شاہ کو اطلاع ملی اس نے متھرا کو لٹوا دیا اور جاٹوں کو سخت سزا دی۔ کابل جاتے وقت اس نے نجیب الدولہ کو سلطنت مغلیہ کا کارپرداز مقرر کیا اور تمام اختیارات اس کے ہاتھ میں دیدیئے اپنے بیٹے تیمور کے ساتھ عالمگیر ثانی کی بیٹی کی شادی کر دی تاکہ مغلیہ حکومت سے رشتۂ قرابت قایم رہے۔ اور محمد شاہ کی بیٹی کو خود اپنے عقد نکاح میں لایا۔ وطن رخصت ہوتے ہوتے تیمور کو پنجاب کا حاکم بنا تا گیا اور تیمور شاہ سے کہتا گیا آدینہ بیگ کو جس نے بغاوت کر رکھی ہے اس کو پکڑ کر معقول سزا دے مگر تیمور میں احمد شاہ کی سی شجاعت اور خوش تدبیری نہ تھی احمد شاہ کے کابل جاتے ہی آدینہ بیگ نے اور زیادہ سر اٹھایا سکھوں کے علاوہ مرہٹوں نے بھی آدینہ بیگ سے ساز باز کیا آخر سنہ ۱۱۷۱ھ میں شہر لاہور تیمور شاہ سے چھین لیا۔ ساتھ ہی سکھوں نے امرتسر پر قبضہ کر لیا۔ اور یورش کر کے سرہند سے بارونق شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور مرہٹے اتنے خود سر ہوئے کہ وہ ملتان تک قصبوں اور شہروں کو تاراج کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ اور شہر اٹک پر حملہ آور ہوئے جو دریائے سندھ کے کنارے واقع تھا۔

احمد شاہ نے ان واقعات کی آگاہی کے بعد چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ کرنے کی تیاری کر دی اور سکھ اور مرہٹوں کی زیادتی اور ظلم و تشدد کے دفعیہ کے لئے مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ سنہ ۱۱۷۳ھ میں پھر ہندوستان آیا وہ منازل سفر طے کر رہا تھا کہ دہلی میں غازی الدین خاں نے عالمگیر ثانی کو قتل کرا ڈالا اس کا نوعمر شاہزادہ عالی گوہر (شاہ عالم) اپنی جان بچا کر پہلے نجیب الدولہ کے پاس گیا وہاں سے شجاع الدولہ

جو انگریزوں سے ساز باز کئے ہوئے تھا پھر شاہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے پوتے محی السنۃ ابن کام بخش کو تخت نشین کر دیا اور شاہجہان ثانی خطاب سے ملقب ہوا وہ چند ہی مہینے بادشاہ رہا تھا کہ مرہٹوں نے اسی سال یعنی ۱۱۷۳ھ ۱۷۶۰ء میں نرغہ کرکے دہلی پر قبضہ کر لیا اور محلات شاہی کو خوب لوٹا اور مرہٹوں کے سردار اپنی شاہنشاہی ہندوستان میں قائم کرنے کے خواب دیکھنے لگے مگر یہ خیال کیا کہ پہلے احمد شاہ سے نبٹ لیا جائے تاکہ نئے آئے دن کا خطرہ رہتا ہے اس طرف سے بے فکری ہو اور شجاع الدولہ سے طے کر لیا کہ ہم دلی کے بادشاہ ہوں تم وزیر یہاں یہ انتظام ہو رہے تھے احمد شاہ بولان گھاٹی سے نکل کے چلا تو شمال کے جانب بڑھا دیرہ جات میں ہوتا ہوا پشاور پہنچا اور وہاں سے معمولی سڑک اختیار کرکے لاہور ہوتا ہوا دلی کی طرف چلا تو مرہٹے مقابلہ میں تھے مگر ان کو شکست اٹھانا پڑی اور مرہٹے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہوئے۔ احمد شاہ نے قدم بڑھا کر دلی پر قبضہ کر لیا اس کے بعد پانی پت کی جنگ کے واقعات پیش آئے جس کا ذکر نواب نجیب الدولہ کے حالات میں آتا ہے۔

جنگ پانی پت کے بعد احمد شاہ کابل واپس گیا سکھوں نے بغاوت کر دی اور امرت سر کے قریب جنڈیالہ کا محاصرہ کر لیا ۱۱۷۵ھ میں پھر ہندوستان آیا دس بارہ آدمی ساتھ تھے دھاک بندھی ہوئی جیسے ہی سنا سکھ محاصرہ چھوڑ کر بھاگے ان کے پیچھے جا کر لدھیانہ کے دکن کی طرف گوجروال پر انھیں پا لیا اور اچھی طرح سے رگیدا ان کی قوت ٹوٹ گئی لاہور ہوتا ہوا افغانستان واپس گیا اور سرہند میں اپنا والی چھوڑ گیا مگر دوسرے سال ۱۱۷۶ھ میں پھر سکھوں نے زور باندھا والی کو شکست دی اور سرہند کو ایسا لوٹا اور برباد کیا کہ اینٹ سے اینٹ بجا دی چنانچہ آج تک یہ شہر ویران پڑا ہے۔

احمد شاہ سرکوبی کو ۱۱۷۷ھ میں آیا مگر سکھ جم کر نہ لڑے تین سال بعد ۱۱۸۰ھ میں ساتواں حملہ کرنے پر مجبور ہوا اور سکھوں سے صلح کر لی ان کے سردار پھولکیان کو سرہند کا حاکم بنا دیا جس سے ریاست پٹیالہ کی بنیاد پڑی ۱۱۸۳ھ ۱۷۷۳ء میں اس کو آکلہ (کینسر) ہو گیا علاج اور صحت بخش آب و ہوا کے لئے علاقہ غاب کے اندر توبا کے پہاڑوں میں چلا گیا وہیں ۱۱۹۳ھ بعمر چھپن سال رہگرائے عالم جاوداں ہوا

تیس برس بادشاہی کرکے دنیا سے رخصت ہوا[1]

عماد الملک

عماد الملک غازی الدین نواب نظام الملک آصف جاہ اول کا پوتا امیرالامرا نواب فیروز جنگ غازی الدین اول کا بیٹا اور نواب وزیر الملک اعتماد الدولہ قمرالدین خاں کا نواسہ تھا اس کا نامور باپ جب نظام الملک اول کی خبر وفات سن کر اپنی موروثی مسند پر قبضہ کرنے کے لئے دکن روانہ ہوا تو اپنے وزیر کو جس کا اصلی نام میر شہاب الدین تھا بادشاہ کے دامن شفقت اور نواب صفدر جنگ کی سرپرستی میں چھوڑ گیا اس کے بعد جب نواب فیروز جنگ نے دکن میں پہنچتے ہی وفات پائی ان کی لاش بغرض تدفین دہلی لائی گئی اس مقبرہ میں دفن ہوئے جو امیرالامرا نے اپنی زندگی میں بنوایا تھا اس سے ملحق ایک مدرسہ "مدرسہ غازی الدین" بھی جاری کر دیا تھا۔ جو آج اینگلو عربک کالج کے نام سے ہے۔

بادشاہ اور صفدر جنگ دونوں کو میر شہاب الدین کی یتیمی پر رحم آیا انھوں نے اس کے مرحوم باپ کا منصب و خطاب امیرالامراء غازی الدین فیروز جنگ اس کو عطا کر دیا مگر غازی الدین نے صفدر جنگ کے ساتھ جو سلوک کیا وہ تو ان کی سرشت اور بد سرشتی کا نتیجہ تھا مگر بادشاہ کے ساتھ جو روش رکھی نمک حرام کہلائے جانے کے مستحق ٹھہرائے گئے۔

مرہٹوں کو دارالسلطنت میں بلانا | **عماد الملک غازی الدین** نے مہاراجہ ہولکر کو مالوے سے اور جیاپا سندھیا کو ناگور سے جہاں وہ اپنے سگے والی جودھپور مارواڑ کو محصور کئے پڑا تھا طلب کیا مگر ان کے پہنچنے سے قبل صفدر جنگ صلح کر چکا تھا یہ وہ جنگ تھی جو وزارت سے علیحدگی پر بادشاہ سے لڑا تھا صفدر جنگ اودھ کو چلا گیا سورج مل جاٹ نے صفدر جنگ کی معاونت کی تھی اس نے ہولکر و جیاپا سے اس کے علاقہ پر چڑھائی کرا دی اس کا مضبوط قلعہ مسخر نہ ہو سکا دربار احمد شاہ دہلی سے قلعہ گیر توپوں کی مدد عماد الملک و ہولکر کی درخواست پر نہ ملی بلکہ سورج مل کے عجز والحاح پر رحم کھا کر احمد شاہ نے عاقبت محمود خاں کو شاہی توپیں بھجوانے سے باز رکھنے کے لئے خود دارالسلطنت سے سکندرہ تک قدم بڑھایا

[1] تاریخ احمد از عبدالکریم

تو ہولکر نے یکایک متھرا کے گھاٹ سے جمنا عبور کر کے شاہی کیمپ پر چھاپہ مارا اور بہت سا اسباب لوٹ لیا احمد شاہ معہ سربرآوردہ ارکان سلطنت کے بمشکل جان بچا کر بھاگ گئے مگر ملکہ زمانیہ دختر فرخ سیر مرحوم اور دیگر خواتین تیموریہ ہولکر کی قید میں پھنس گئیں جس نے اگرچہ ان کی عزت و حرمت قائم رکھنے اور خدمت بجا لانے میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہیں کیا لیکن محترم شاہی خواتین کا اس طرح اسیر ہونا بھی ہندو مسلمانوں کو یکساں ناگوار گذرا اور خواہ یہ فعل ہولکر نے عماد الملک کی بلا اطلاع کیا ہو مگر اس کی بدنامی اس پر عائد ہوئی[1]۔ اس کے بعد عماد الملک نے ہولکر کی فوج کے ساتھ دہلی پہنچ کر احمد شاہ پر دباؤ ڈالا اور اپنے خالو انتظام الدولہ کو وزارت عظمیٰ کے منصب سے خارج کر کے خود اس عہدے کو حاصل کیا اور اس روز احمد شاہ کو قید کر کے عزیز الدین پسر جہاندار شاہ کو بلقب عالمگیر ثانی تخت شاہی پر بٹھا دیا اور احمد شاہ اور ان کی والدہ قدسیہ بیگم کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروا دیں۔ اس کے بعد لاہور پہنچا میر منو کی لڑکی عقد میں لایا اور دہلی لوٹ کر پھر ساس کو گرفتار کرا منگایا جب یہ مہم کامیاب ہو گئی اب وہ اپنے دست گرفتہ نجیب الدولہ کو اپنا رقیب تصور کر کے اس کے استیصال کی فکر میں لگ گیا۔ بقیہ حالات نجیب الدولہ کے سوانح زندگی میں آ چکے۔

---

[1] پانی پت کا خونیں میدان از سید طالب دہلوی زمانہ کانپور مارچ ۱۹۲۶ء